بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کلمة الحرمین

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا!

. . . . ورنہ تو عاقبت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے!

روزنامہ "پاکستان" مؤرخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۹۲ء، مطابق ۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ کی اشاعت میں شامل درج ذیل بیانات اور خبریں ہمارے پیشِ نظر ہیں:

- "اسوۂ حسینی ہمیں اجتماعی قربانی کا درس دیتا ہے ـــــ نواسۂ رسولؐ اور اہلِ بیتؓ نے شہادت کو گلے لگا کر اسلام کی عظیم قدروں کو نئی زندگی بخشی"

(غلام اسحاق)

- "ملک بھر میں آج عاشورہ محرم عقیدت و احترام سے منایا جا رہا ہے ـــــ جگہ جگہ مجالسِ عزا منعقد کی جائیں گی" (خبر نگار خصوصی)
- "قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا ـــ یومِ عاشور کے لیے تمام حفاظتی اقدامات کر لیے گئے ہیں" (چوہدری شجاعت)
- "گوجرانوالہ میں یومِ عاشور پر امن برقرار رکھنے کے لیے فوج پہنچ گئی" (بیورو رپورٹ)
- "وزیرِ اعظم نواز شریف نے یومِ عاشور کے موقع پر امنِ عامہ کے سلسلہ میں پائے جانے والے خدشات کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ ملک دشمن عناصر کو شکست ہوئی ـــــ ملخصاً" (قوم کے نام پیغام)

سطورِ بالا کے حوالے سے، نیز کتاب و سنت کی روشنی میں چند سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں ـــــ امید ہے، اصحابِ فکر و دانش ان پر غور فرمائیں گے:

۱۔ قرآنِ مجید میں ہے :

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ "

(البقرۃ : ۱۵۴)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انھیں مردہ نہ کہو — بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔"

اگر قرآنِ مجید پر ہمارا ایمان ہے تو سوال یہ ہے کہ زندوں کے لیے جگہ جگہ مجالس عزا منعقد کرنے کی کیا تک ہے ؟

۲۔ اسی آیت سے ماقبل کی آیت یوں ہے :

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ "

(البقرۃ : ۱۵۳)

"ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو — بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معیت صبر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔"

چنانچہ یومِ عاشور اگر منانا ہی ٹھہرا، تو اس موقع پر صبر اور نماز کی تلقین کیوں نہ کی گئی ؟ — اس کی بجائے پورا ملک ماتم کدہ کیوں بن گیا ؟

۳۔ ہر دو آیات کو پیشِ نگاہ رکھیے — جس قرآنِ مجید نے ہمیں شہداء کے مقامِ رفیع کی خبر دی، وہی قرآنِ مجید ہمیں صبر کا حکم بھی دے رہا ہے — اگر پہلی بات قابلِ قبول ہے اور اس کا اعتراف بھی، تو دوسری بات قابلِ قبول کیوں نہیں ؟ — لہٰذا تیسرا سوال اپنے ماننے والوں سے خود قرآنِ مجید کرتا ہے کہ :

"اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ "

(البقرۃ : ۸۵)

"تم کتاب کے بعض احکام پر تو ایمان لاتے ہو اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو — چنانچہ تم میں سے جو ایسا کرے، اس کی سزا اس دنیا کی زندگی میں ذلت، اور آخرت میں شدید ترین عذاب کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے، جبکہ

اللہ رب العزت تمہارے اعمال سے بے خبر بھی نہیں ؟"

۴۔ حضرت حسین رضؓ سے ہمارے تعلق کی بنیاد دینِ اسلام ہے، جب کہ دین پورے کا پورا کتاب وسنت میں منحصر ہے — کیا کتاب وسنّت سے بایں انداز یومِ عاشورہ منانے کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟ — یومِ عاشورہ منانے کے لیے حفاظتی اقدامات تو کر لیے گئے، خود کتاب وسنت کی حفاظت و پاسداری کی فکر بھی کسی کو ہے یا نہیں؟

۵۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شہید کے اجر و ثواب کی ترجمانی ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"مَامِنْ احد یدخل الجنۃ یحبّ ان یرجع الی الدّنیا ولہٗ ما فی الارض من شیٔ الّا الشّھید یتمنّٰی ان یرجع الی الدُّنیا فیقتل عشر مرّات لمّا یرٰی من الکرامۃ" (بخاری، مسلم۔ بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الجہاد)

"کوئی شخص جنّت میں داخل ہونے کے بعد اس دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا، لیکن شہید جنت میں داخل ہونے کے باوجود، وہاں اپنے اجر و ثواب کو دیکھ کر یہ آرزو کرتا ہے کہ وہ دس بار دنیا میں لوٹایا جائے اور ہر مرتبہ اعزازِ شہادت سے سرفراز ہوتا رہے!"

یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ شہادت کی موت کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے! — بلاشبہ حضرت حسینؓ مظلومانہ شہید ہوئے — اس کے باوجود شہادت بہرحال ایک اعزاز ہے، جس سے مشرف ہونے کے باعث آپؓ اس وقت جنت میں اپنے رب کے پاس رزق و انعامات سے شاد کام ہو رہے ہیں — لیکن عشاقان ہیں کہ افسوس و غم سے نڈھال، سینہ کوب و زنجیر زن ہیں — یہ شہادت کے مقامِ رفیع و عظیم سے استہزاء، اور خود حضرت حسینؓ سے بھی عداوت نہیں تو اور کیا ہے؟

۶۔ کتاب وسنّت کی رو سے رونا پیٹنا، ماتم و نوحہ کرنا حرام ہے[۵] — لیکن اگر کتاب و سنّت ہی سے بغاوت کرتے ہوئے گریباں چاک کیے، سروں پہ خاک ڈالے،

---

[۵] بلکہ شیعہ اکابر سے بھی اس کی ممانعت ثابت ہے، دیکھیے گزشتہ شمارہ "حرمین" جولائی ۹۲ء۔

ہاتھوں میں چھریاں اور زنجیریں لیے بے صبری کے غیر مہذبانہ، جاہلانہ، وحشیانہ طور طریقے اختیار کیے جائیں تو یہ عقیدت و احترام کی کون سی قسم ہے؟ —— اسوۂ حسینی کیا یہی ہے؟ —— یہی اجتماعی قربانی کا درس ہے؟ —— اور یہی اسلام کی وہ عظیم قدریں ہیں کہ نواسۂ رسولؐ اور اہلِ بیت نے شہادت کو گلے لگا کر جنھیں نئی زندگی بخشی تھی؟ —— آہ!

"فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا!"

"(یا الٰہی) اس قوم کو کیا ہو گیا کہ بات سمجھنے کے قریب تک نہیں پھٹکتے!"

طرفہ یہ کہ ان حرکاتِ شنیعہ کو عبادت سمجھ لیا گیا ہے —— جو بجائے عبادت گاہوں کے گلیوں، بازاروں، سڑکوں اور چوراہوں میں رائفلوں اور کارتوسوں کے زیرِ سایہ انجام پاتی ہے، حتیٰ کہ اس کے لیے فوج بھی طلب کر لی جاتی ہے —— سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں؟ —— ظاہر ہے کہ اس کی وجہ خود یہ عبادت، اور "عبادت گزاروں" کا جارحانہ طرزِ عمل ہے —— وہ ایک طرف سنّیوں کو یزیدی قوتیں قرار دیتے ہوئے انھیں للکارتے، اشتعال انگیز نعرے بلند کرتے ہیں، تو دوسری طرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں گستاخانہ کلمات کہتے ہیں —— حالانکہ سنّیوں نے حضرت حسینؓ کو شہید نہیں کیا، وہ تو ان کے عقیدت کیش و محبّ ہیں، اور حضرت حسینؓ ان کے نزدیک انتہائی محترم و مکرم شخصیت! —— وہ حضرات علیؓ و حسنینؓ کا بھی ویسا ہی احترام کرتے ہیں، جیسے صدیقؓ و فاروقؓ و ذوالنورینؓ کا! —— پھر خلفائے ثلاثہ بھی اس کے ذمہ دار نہیں کہ وہ اس وقت دنیا میں موجود ہی نہ تھے! —— بایں ہمہ اگر ان پر سب و شتم ہوتا ہے، تو ظاہر ہے کہ سنّی اسے برداشت نہیں کر سکتے! ——
اب بجائے اس کے کہ تحفظِ ناموسِ صحابہؓ کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے سنّیوں کے جذبات کا احترام ملحوظ رکھا جائے، اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دین و ایمان کا بھی بھلا سوچا جائے، ہوتا یہ ہے کہ الٹا سنّیوں پہ پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں —— دھمکیاں دی جاتی ہیں کہ "قانون کو ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا!" —— اعلان ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں دبکے بیٹھے رہیں، دفعہ ۱۴۴ کا احترام کریں، احتجاجاً مساجد کے سپیکر بھی استعمال نہ کریں —— لیکن شاتمینِ صحابہ کے کندھوں پہ یہی سپیکر سوار کر

کے، انہیں اس دفعہ سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے، مع تحفظات از قسم پولیس و فوج و پرمٹ وغیرہ سڑکوں پر آنے، گلیوں میں گھومنے، عین سنّیوں کے گھروں کے دروازوں کے سامنے سے جارحانہ گزرنے کی کھلی چھٹی دے دی جاتی ہے —— تب دوسرے دن خبریں چھپتی ہیں کہ:

"اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ ملک دشمن عناصر کو شکست ہوئی، یوم عاشور ملک میں انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا!"

—— بالفاظِ دیگر: توہین و سب و شتم صحابہ کے لیے تمام تر آسانیاں فراہم کر دی گئی ہیں، لہذا آئندہ سال مزید کھل کھیلو —— اک نئے عزم کے ساتھ، مزید جارحیت کے ساتھ! —— ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ حکمرانوں کو اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اس جبّار و قہار کا خوف دامن گیر ہونا چاہیے، مبادا اِس ملک پر رب کا قہر و غضب ٹوٹے، جس میں صدّیق رضؓ و فاروق، عثمانِ غنی رضؓ اور ازواج و اہل بیت النبی رضؓ ایسی پاکیزہ، مقدس، طاہر و مطہر ہستیوں پر طعن و تشنیع ہی نہیں، بلکہ غلیظ اور فحش ترین زبان استعمال کرنا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے —— اور جس کے ٹھوس شواہد گزشتہ سال ۲۸ ستمبر کو گورنر ہاؤس لاہور میں وزیرِ اعظم کی خدمت میں پیش کیے جا چکے ہیں!

سنّیوں کو یہ پوچھنے کا حق پہنچتا ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ —— کیا وہ اس ملک کے باسی نہیں، اور یہ ملک کیا شیعہ سٹیٹ ہے؟ —— وہ کیوں نہ چونک اٹھیں، کیوں نہ سوچیں، کہیں اس ملک میں خمینی انقلاب در آمد کرنے کی تیاریاں تو نہیں ہو رہیں؟ —— ورنہ بتلایا جائے کہ ملک دشمن عناصر کون ہیں؟ اور کس کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟ —— آخر کیا وجہ ہے کہ شاتمینِ صحابہ رضؓ کو بجائے معقولیت سکھانے کے نت نئے تحفظات فراہم ہو رہے ہیں؟ —— اور پاسبانِ عظمتِ صحابہ رضؓ پر لاتناہی قدغنیں روز افزوں ہیں، کہ انھیں الٹی چھری سے ذبح بھی کیا جا رہا ہے، اور تڑپنے کی بھی اجازت نہیں؟

ہاں اگر یہ واہمہ ہے تو اسے دُور کرنے کے لیے حکمرانوں کو عظمتِ صحابہ رضؓ کی پاسداری، نیز سنّیوں کے جذبات کو ملحوظ رکھنے کا عملی ثبوت دینا ہوگا —— وہ صرف

یہ چاہتے ہیں کہ :

- ذرائع ابلاغ پر ماتمی پروگرام بند کیے جائیں اور بغض صحابہؓ پر مشتمل لٹریچر ضبط کیا جائے۔
- آئندہ ان آسمانِ عظمت کے درخشندہ ستاروں، اصحابؓ رسول ﷺ کی طرف نگاہیں، زبانیں اور تحریریں دراز نہ ہوں کہ امتِ مسلمہ کو اگر قرآن ملا تو ان کی معرفت، اور سنّتِ رسول ﷺ ملی تو ان کے ذریعہ!
- ماتمیوں کو اگر کتاب و سنت کی پاسداری عزیز نہیں، تو بصد شوق چھاتیاں پیٹیں، خود پر چھریاں چلائیں، آگ پر رقص کریں ـــــ لیکن گھروں میں، یا اپنی عبادت گاہوں میں! ـــ سڑکوں اور چوراہوں پر نہیں!

باور کیجیے، شیعہ سنّی فسادات کے خاتمہ، امن و امان قائم رکھنے، بلکہ ملک و ملّت کی سلامتی کا بھی یہی نسخہ ہے ـــــ ورنہ تو عاقبت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے!

ـــــ وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

وی پی پی آ رہا ہے!

محترم قارئینِ کرام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

گزشتہ کئی شماروں میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جن حضرات کو نمونہ کا پرچہ روانہ کیا جا رہا ہے، وہ اپنا زرِ سالانہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں ـــــ اور اگر خدانخواستہ انہیں "حرمین" کی خریداری قبول نہیں تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں تاکہ اُنہیں "حرمین" کی ترسیل روک دی جائے ـــــ لیکن یہ صدا بصحرا ثابت ہوئی ہے۔

اس سلسلہ کا یہ آخری اعلان ہے ـــــ یہ شمارہ ملنے کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر جن حضرات کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا یا سالانہ زرِ تعاون نہ روانہ کیا گیا، تو ان کی خدمت میں آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی پی ارسال کیا جائے گا، جسے وصول کرنا ان کا دینی اور اخلاقی فریضہ ہوگا ـــــ والسلام!

(مینیجر)